یادِ رفتگان

نانی مرحومہ کی وفات

اہلیہ مرحومہ حضرت مولانا گل محمد سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی خوشدامن (ساس)، صوبہ سندھ کے مشہور عالم دین، امام الصرف والنحو، سکھر کی قدیم دینی درسگاہ جامعہ انوارالعلوم کے بانی حضرت مولانا شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بہو، حضرت مولانا گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ، جامعہ کے شعبہ حفظ وناظرہ کے نگران حضرت مولانا قاری محمود الحسن صاحب زید مجدہٗ کی والدہ ماجدہ اور راقم الحروف کی نانی محترمہ، ۱۱؍ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۵؍اگست ۲۰۱۶ء بروز پیر کی صبح لیاقت نیشنل ہسپتال کے کارڈیو وارڈ میں تقریباً سو سال کی عمر میں راہیِ عالم آخرت ہوگئیں، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون ، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ما أعطی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمّٰی، أللّٰھم اغفرلھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا وأکرم نزلھا ووسع مدخلھا واغسلھا بالماء والثلج والبرد ونقھا من الذنوب والخطایا کما ینقی الثوب الأبیض من الدنس وأبدلھا دارا خیرا من دارھا وأھلا خیرا من أھلھا وأدخلھا الجنۃ وأعذھا من عذاب القبر۔

نانی مرحومہ عابدہ زاہدہ صابرہ خاتون تھیں، صوبہ سندھ کے قدیم اور تاریخی روایات کے حامل معروف شہر سکھر میں جامعہ انوار العلوم ایک ممتاز اور قدیم دینی ادارہ ہے، چونکہ مرحومہ کے ماموں اور سسر حضرت مولانا شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس ادارے کے بانی اور مؤسس تھے، اس لیے ساری زندگی طلبہ، علماء اور مدرسہ کی خدمت میں گزاری، اسی خدمت کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا، اس ادارے کو ہر دور میں دینی جماعتوں کا مرکز ہونے کا شرف حاصل رہا ہے، علماء وصلحاء

کی میزبانی اس ادارے کا امتیاز ہے، حضرت مولانا سید تاج محمد شاہ امروٹیؒ، حضرت مولانا حماد اللہ شاہ ہالیجویؒ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا عبدالکریم بیرشریف والے رحمۃ اللہ علیہم جیسے صلحاء و بزرگ اور دیگر کئی اکابر علماء کرام کا سکھر میں ٹھکانہ اور جائے اقامت یہی ادارہ رہا، مرحومہ اس ادارے کے تمام طلبہ اور اساتذہ اور آنے والے تمام مہمانوں کا کھانا خود تیار فرماتی تھیں، سکھر کی گرمی اور تپش مشہور اور ضرب المثل ہے، لیکن اہلیانِ انوار العلوم سکھر کی میزبانی نے ہمیشہ دلوں کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، نانی مرحومہ گھنٹوں گھنٹوں اسی گرمی میں سینکڑوں طلبہ کا کھانا خود تیار کرتی تھیں، جب تک صحت نے اجازت دی مدرسہ کا باورچی رکھنے کی کبھی ضرورت محسوس نہ ہوئی، سکھر میں آئے ہوئے تمام اکابر علماء اور بزرگ مرحومہ ہی کے ہاتھ کا پکا کھانا تناول فرماتے تھے۔

مرحومہ کی منجملہ صفاتِ فاضلہ میں سے ایک اہم صفت دنیا سے بے رغبتی اور زہد تھی، جس کا یہ عالم تھا کہ کبھی اپنے لیے خود سے نئے کپڑے نہیں سلوائے، بار ہا ان کی اولاد نے اصرار کیا کہ ہم آپ کے لیے نئے کپڑے سلوا دیتے ہیں، مگر آپ سختی سے منع فرما دیتیں۔ اگر کبھی کوئی ہدیہ کے طور پر نئے کپڑے پیش کرتا تو خود پہننے کے بجائے دوسروں کو ہدیہ کر دیتیں۔

مرحومہ کے شوہر اور میرے نانا محترم حضرت مولانا گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر والد ماجد محدث العصر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعزیتی شذرہ ''ماہنامہ بینات'' میں رقم فرمایا تھا، بطور تذکار یہاں نقل کرنے کو جی چاہتا ہے:

''یوم الجمعہ ۲۱ ؍ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ، دسمبر ۷۵ء کو میری دوسری اہلیہ کے والد ماجد مولانا گل محمد صاحب سکھر میں داصل بحق ہوئے، إنا لله وإنا إليه راجعون ۔ مرحوم کے اخلاص، کرمِ نفس، جود و سخا، ہمت و مردانگی، جفاکشی، غیرتِ دینی، مکارمِ اخلاق کا مجھے پہلے سے علم ہو چکا تھا، دو سالہ تعلق کے عرصہ میں اُن کے اوصافِ حمیدہ کا مشاہدہ بھی ہوتا رہا، طویل ترین علالت کے دوران اُن کی استقامت و صبر کو دیکھ کر حیرت ہوئی، آخر میں دق وسل جیسے موذی مرض میں مبتلا ہوئے، لیکن کیا مجال کہ ان کی خوش خلقی اور صبر وتحمل میں ذرا بھی فرق آیا ہو، کبھی اپنی تکلیف کی کسی سے شکایت نہیں کی، حکایتِ حال کے طور کچھ زبان پر کبھی آیا تو آیا۔ خواص میں اس قسم کے کمالات ہوں تو زیادہ تعجب نہیں ہوتا، لیکن عوامِ امت میں ایسی قابلِ رشک صفات یقیناً باعث تعجب ہیں۔

حق تعالیٰ کی اس مخلوق کے گمناموں میں نامعلوم کتنے اولیاء اللہ ہیں جن کا کسی کو علم نہیں،

اگر مشاہیر میں یہ کمالات ومحاسن موجود ہوں جب بھی قابل قدر ہیں، لیکن غیر مشہور گمنام شخصیتوں میں اس قسم کے محاسن حیرت افزا ہیں ....مرحوم انوار العلوم سکھر کے روحِ رواں تھے، اس کی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں تھے، ان کی اہلیہ محترمہ طلبہ کے لیے سکھر کی گرمی میں سالن اور روٹی اپنے ہاتھ سے تیار کیا کرتی تھیں اور صبح وشام گھنٹوں یہ صبر آزما خدمت انجام دیا کرتی تھیں اور اب بھی کرتی ہیں۔'' (بصائر وعبر، ج:۲،ص:۵۲۳،طبع: مکتبہ بینات)

نانی مرحومہ نے پسماندگان میں تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں سوگوار چھوڑی ہیں، ماشاء اللہ! تینوں صاحبزادے عالم ہیں، اور دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، پوتے اور نواسوں میں بھی کثیر تعداد علماء اور حفاظ کی ہے، جو اِن شاء اللہ! مرحومہ کے لیے صدقہ جاریہ ہیں اور جن طلبہ کی ساری زندگی خدمت کرتی رہی ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ! مرحومہ کی باقیات صالحات کا حصہ ہیں۔

وفات سے چند یوم قبل کمزوری وعلالت کے باعث مرحومہ کو لیاقت نیشنل ہسپتال میں داخل کیا گیا، ڈاکٹروں نے دل کے عارضہ کی تشخیص کی، بالآخر ۱۱/ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۵/اگست ۲۰۱۶ء بروز پیر کی صبح پونے گیارہ بجے جان جانِ آفریں کے سپرد کردی، وفات کے کچھ دیر بعد مرحومہ کو جامعہ بنوری ٹاؤن لایا گیا، نمازِ ظہر کے بعد جامعہ کی مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی، جنازے میں علماء اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، جنازے کے بعد مرحومہ کو آبائی علاقہ سکھر لے جایا گیا، مرحومہ کے بڑے صاحبزادے چونکہ نماز جنازہ میں شرکت نہ کرسکے تھے، اس لیے تقریباً رات ساڑھے دس بجے سکھر پہنچنے کے بعد گیارہ بجے جامعہ انوار العلوم سکھر میں حضرت مولانا تاج محمد صاحب زید مجدہٗ کی امامت میں دوسری نماز جنازہ ادا کی گئی اور ساڑھے گیارہ بجے مدرسہ کے عقب میں واقع خاندانی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم استاذ محترم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب زید مجدہم، اساتذہ کرام اور دیگر احباب ومخلصین نے مرحومہ کے انتقال پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کی۔ بروز جمعرات ۱۴/ذوالقعدہ جامعہ بنوری ٹاؤن کی مسجد میں مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی بھی کی گئی۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی زندگی بھر کی حسنات وخدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور رحمت ورضوان کا معاملہ فرمائے۔ ادارہ بینات اپنے باتوفیق قارئین سے مرحومہ کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....